جلد ۲۹ | ۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ | ۹ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۰۴

موجودہ نازک حالات میں احرار کی فتنہ پردازی

حال ہی میں احرار نے "ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ احرار تبلیغ کانفرنس" کے نام سے گوجرانوالہ میں ایک جلسہ کیا جس میں حسب معمول "تبلیغ" کا تو ذکر تک نہیں کیا گیا۔ البتہ ایک طرف تو صوبائی حکومتوں کے علاوہ حکومت ہند تک کو دھمکیاں دی گئی ہیں۔ اور دوسری طرف اس نازک وقت میں جبکہ جنگ نہایت ہی خطرناک مرحلہ پر پہونچی ہوئی ہے۔ اور جبکہ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب بھی حال ہی میں مختلف فرقوں۔ پارٹیوں اور مذہبی لیڈروں سے یہ اپیل کر چکے ہیں کہ گھر میں صلح کر کے دشمن کے مقابلہ کے لئے متحدہ محاذ بنائیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ ہر ایک صوبہ کے مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا کیا جائے۔

اس معیوب مقصد کو پیش نظر رکھ کر تمام تقریروں میں جو کچھ کہا گیا۔ وہ تو الگ رہا۔ اس اجتماع میں بقول خود جو "اہم فیصلے" کئے گئے ہیں۔ ان میں بھی ایسا مواد موجود ہے۔ جو کوتاہ اندیش لوگوں کو گمراہ کر سکتا۔ اور سخت نقصان کا موجب بن سکتا ہے۔ مثلاً ایک قرارداد میں عوام کو اس طرح بھڑکایا گیا ہے۔ کہ "یہ اجلاس حکومت پنجاب کو آگاہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ سب انسپکٹر پولیس تھانہ سون کے ایسے غیر ذمہ دارانہ اور بے ضابطہ افعال بہتر نتائج پیدا نہیں کر سکتے" حالانکہ وہ افعال صرف یہ ہیں۔ کہ سب انسپکٹر مذکور نے ایک احراری مولوی کی امن شکن روش کو دیکھ کر اس پر کچھ پابندیاں عائد کرا دیں۔ ایک احراری کی نظر بندی کو حکومت پنجاب کا ظالمانہ اور منتقمانہ فعل قرار دے کر عوام کو بھڑکایا گیا ہے۔ اسی طرح حکومت صوبہ سرحد۔ حکومت یو۔پی۔ اور حکومت ہند کے خلاف ادھر اُدھر کی باتیں بیان کرتے ہوئے اس قسم کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ کہ:-

(۱) "اگر حکومت اپنے اس غلط رویہ پر مصر رہی۔ اور مسلمانان ہند بھی اپنے مذہبی جذبات سے مجبور ہو کر کوئی مضطربانہ اقدام کر بیٹھے تو اس کی تمام ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی"

(۲) "ان واقعات و اطلاعات سے مسلمانان ہند کے اندر اضطراب کی ایک لہر پیدا ہو گئی ہے۔ اور ان کی بے چینی دن بدن بڑھ رہی ہے!!"

حقیقت یہ ہے۔ کہ جن باتوں کی بنا پر احرار نے اس قسم کے ادعا کئے ہیں۔ انہیں جمہور مسلمانان ہند کے نزدیک کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ لیکن احرار چونکہ چاہتے ہیں کہ عوام کو ہر صوبہ کی حکومت کے خلاف الٹی سیدھی باتیں سنا کر۔ اور طرح طرح کے الزام لگا کر اشتعال دلائیں۔ اور ہندوستان کے مختلف حصوں میں فتنہ و فساد پیدا کریں۔ اس لئے انہوں نے اپنی حالی کی کانفرنس میں جس کا نام انہوں نے "تبلیغ کانفرنس" رکھا۔ ایک طرف تو مختلف صوبوں کی حکومتوں کے خلاف مسلمانوں کو بھڑکایا۔ اور دوسری طرف یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ تمام مسلمانوں میں بے حد اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ ان کی بے چینی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ وہ مذہبی جذبات سے مجبور ہو کر کوئی مضطربانہ اقدام کر بیٹھیں گے۔

ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی باتوں کا عوام پر بہت برا اثر پڑ سکتا ہے۔ وہ لوگ جو احرار کی اس قسم کی باتیں سنتے ہیں۔ ان کے لئے یہ تو مشکل ہے۔ کہ ان باتوں کی صحت کے متعلق خود تحقیقات کریں۔ اس لئے وہ انہیں درست سمجھ لیتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ اور پھر آگے بیان کرتے ہیں۔ اور اس طرح عوام میں بے چینی اور اضطراب پھیل سکتا ہے۔ دراصل احرار جن کا دعویٰ تھا۔ کہ وہ کسی ایک مسلمان کو بھی حکومت کی امداد کرنے کی اجازت نہ دیں گے۔ کھسیانے ہو کر اب اس طرح کھمبا نوچ رہے ہیں۔ کہ ملک میں فتنہ و فساد پیدا کریں۔ مگر اس کی انہیں قطعاً اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

تشدد کرنے والے ملازمین پولیس کو سزائیں

حکومت پنجاب پولیس کے ملازموں کی بے ضابطگیوں کے انسداد کے لئے جو کوشش کر رہی ہے۔ اس کی قابل ذکر مثال یہ ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ ٹبالہ کی سپیشل پولیس کے چند ملازموں کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے ایک سادھو کو گرفتار کر کے اسے اس قدر پیٹا۔ کہ وہ مر گیا۔ ماتحت عدالت میں ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ لیکن اس نے انہیں بری کر دیا۔ اس پر سرکار نے اس فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل کی۔ جس کا فیصلہ اب سنایا گیا ہے۔ چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ اور جسٹس میاں عبدالرشید نے ملک غلام اکبر اسسٹنٹ سب انسپکٹر کو زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سات سال۔ چودھری نذیر حسین ہیڈ کانسٹیبل کو زیر دفعہ ۳۳۰ تین سال۔ مہدی حسین کو زیر دفعہ ۳۳۰ ایک سال اور یعقوب خاں کو زیر دفعات ۱۵۹ و ۳۳۰ ایک سال قید سخت کی سزا دی۔ علاوہ ازیں مدد علیم کو زیر دفعہ ۳۴۸ تعزیرات ہند ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ دونوں سزائیں ایک ساتھ شروع ہوں گی۔

اس انجام سے پولیس کے ان ملازموں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ جو دیہاتیوں پر جبر و تشدد کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اور انہیں طرح طرح کی اذیتیں پہونچاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ناصر آباد (سندھ) سے ۴ مئی کے خط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت گذشتہ چوبیس گھنٹے میں خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی رہی۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

تبلیغی مرکز قائم کرنے کے متعلق ضروری اعلان

مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۳۲۰ ہش کے موقعہ پر نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے نمائندگان مجلس کا ایک اجلاس بلا کر اس امر پر غور کیا گیا تھا۔ کہ صوبہ پنجاب میں پہلے سے زیادہ مؤثر نتیجہ خیز اور مفید تبلیغ کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جائے۔ بالآخر موزوں تبادلۂ خیالات کے بعد یہ تجویز مناسب خیال کی گئی تھی۔ کہ صوبہ بھر میں قادیان کے علاوہ مندرجہ ذیل پانچ اور مرکز قائم کئے جائیں۔ (۱) ملتان۔ (۲) راولپنڈی (۳) لائل پور (۴) لاہور (۵) لدھیانہ

اب بذریعہ اعلان ہذا مقامات مذکورہ کے احباب کرام کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ مبلغ کے لئے قابل رہائش مکان کے انتظام کے علاوہ تبلیغی ضروریات کے لئے کہاں تک امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ جملہ امور پر غور کرنے کے بعد وہاں مبلغ مقرر کیا جا سکے۔

ناظر دعوت وتبلیغ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) لفٹیننٹ چوہدری عبد اللہ خان صاحب ٹانگ سے اپنی ٹانگ کے اپریشن کے لئے پٹنہ جا رہے ہیں۔ (۲) چوہدری فضل احمد صاحب پٹواری حلقہ گورداسپور ٹانگ کے درد میں مبتلا اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں (۳) محمد رحمت اللہ خان صاحب کشمیر بیمار ہیں۔ (۴) محمد اسلم صاحب دنیا پور ملتان بیمار ہیں (۵) محمد ابراہیم خان صاحب قادیان کا بھانجا انیس علی سخت بیمار ہے (۶) محمد صفدر صاحب پسرور ایف۔ اے کا (۷) ملک بشیر احمد صاحب انجینئرنگ کالج مغلپورہ فسٹ پروفیشنل انجینئرنگ کا اور خلیفہ عبد المنان صاحب سیکنڈ پروفیشنل انجینئرنگ کا (۸) چوہدری عنایت اللہ خان صاحب بی۔ ٹی الیف۔ ای۔ ایل کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی کامیابی اور بیماروں کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

جماعت احمدیہ گنج لاہور کا سالانہ جلسہ جماعت گنج لاہور کا سالانہ جلسہ بروز ہفتہ واتوار مورخہ ۱۰ و ۱۱ مئی ۱۹۴۱ء کو منعقد ہوگا۔ جس کے لئے کئی ایک علماء سلسلہ تشریف لائیں گے۔ احباب سے شمولیت کی استدعا ہے۔ (نوٹ) رہائش وخوراک کا انتظام جماعت ہذا کے ذمہ ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ خاکسار جلال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ گنج لاہور

دعائے مغفرت میرا بچہ حمایت علی جو سات لڑکیوں کے بعد پیدا ہوا تھا۔ چند روز بیمار رہ کر بعمر سوا سال انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں۔ کہ خداوند کریم صبر جمیل بخشے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔ محمد شجاعت علی آف کلکتہ ازہر ڈی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام
۱۴۵۹	بدر بی بی صاحبہ کیرنگ
۱۴۶۰	احمد نور صاحب ٹادنجی۔ رنگون
۱۴۶۱	زینب بی بی صاحبہ "
۱۴۶۲	زکریا صاحب "
۱۴۶۳	آمنہ بی بی صاحبہ "
۱۴۶۴	یونس صاحب "
۱۴۶۵	واحد صاحب "
۱۴۶۶	کلثوم بی صاحبہ "
۱۴۶۷	صادق علی صاحب جہلم
۱۴۶۸	منظور احمد صاحب سرگودہا
۱۴۶۹	نور علی صاحب "
۱۴۷۰	محمد امیر حسن صاحب دربھنگہ
۱۴۷۱	ایم۔ ڈی خالد صاحب امرتسر
۱۴۷۲	زبیدہ خاتون صاحبہ "
۱۴۷۳	فضل بی بی صاحبہ "
۱۴۷۴	عبد اللہ خان صاحب میمن سنگھ بنگال
	علیم الدین صاحب مونگھیر
۱۴۷۵	سیٹھ اللہ دین صاحب Rabna Town.
۱۴۷۶	مولوی محمد احسن اللہ صاحب "
۱۴۷۷	محمد عظیم الدین صاحب "
۱۴۷۸	A. Kalill- Ali Sb. "
۱۴۷۹	قدرت اللہ صاحب سکندر آباد دکن
۱۴۸۰	اسماعیل حسین صاحب میمن سنگھ بنگال
۱۴۸۱	رحمۃ اللہ صاحب "
۱۴۸۲	صدیق صاحب Pabna Bengal
۱۴۸۳	عبد القدوس صاحب مونگیر
۱۴۸۴	فیروز دین صاحب راجوری۔ جموں
۱۴۸۵	قاسم بی بی صاحبہ راجوری (جموں)
۱۴۸۶	محمد دین صاحب "
۱۴۸۷	غلام فاطمہ صاحبہ "
۱۴۸۸	امۃ القیوم صاحبہ تہال۔ گجرات
۱۴۸۹	سیدہ بیگم صاحبہ "
۱۴۹۰	نذیر احمد صاحب اولکھ گورداسپور
۱۴۹۱	محمد بخش صاحب "
۱۴۹۲	حاکم علی صاحب گھرمولا گوجرانوالہ
۱۴۹۳	سردار محمد صاحب نوکھر گوجرانوالہ
۱۴۹۴	محمد حیات صاحب چہلا گوجرانوالہ
۱۴۹۵	محمد حسین صاحب بھاگلپور
۱۴۹۶	خلیل الرحمن صاحب پانی پت
۱۴۹۷	فاطمہ بی بی صاحبہ لالہ موسیٰ
۱۴۹۸	محمد صادق صاحب سیالکوٹ
۱۴۹۹	محمد الیاس خان صاحب حیدر آباد دکن
۱۵۰۰	غلام مرتضیٰ صاحب لاہور
۱۵۰۱	سید مہدی حسن صاحب فیروزپور
۱۵۰۲	گلاب شاہ صاحب گجرات
۱۵۰۳	فاروق احمد صاحب جالندھر
۱۵۰۴	عبد الرحمن صاحب شیخوپورہ
۱۵۰۵	فتح عالم صاحب کیمل پور
۱۵۰۶	بانو صاحبہ احمد آباد تھرپارکر سندھ
۱۵۰۷	نذیر احمد صاحب "
۱۵۰۸	حسن دین صاحب جالندھر
۱۵۰۹	باغ محمد صاحب ہوشیارپور
۱۵۱۰	سردار محمد صاحب کیریال ہوشیارپور
۱۵۱۱	فضل ربی صاحب پشاور
۱۵۱۲	رحیم بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۱۵۱۳	جیون احمد صاحب گورداسپور
۱۵۱۴	علی محمد صاحب "
۱۵۱۵	فتح علی صاحب "
۱۵۱۶	فتح محمد صاحب "
۱۵۱۷	محمد خان صاحب جودھپور
۱۵۱۸	بشیر احمد صاحب گورداسپور
۱۵۱۹	بشیراں بی بی صاحبہ "
۱۵۲۰	رشیداں بی بی صاحبہ "
۱۵۲۱	محمد اسد صاحب جالندھر
۱۵۲۲	دین محمد صاحب گورداسپور
۱۵۲۳	محمد اسلم صاحب "
۱۵۲۴	خورشید بی بی صاحبہ "
۱۵۲۵	فقیر محمد صاحب "
۱۵۲۶	مہر علی صاحب "
۱۵۲۷	سعادت صاحبہ "
۱۵۲۸	غلام حیدر صاحب "
۱۵۲۹	سردار بی بی صاحبہ "
۱۵۳۰	برکت علی صاحب سیالکوٹ
۱۵۳۱	حیات بی بی صاحبہ "
۱۵۳۲	عنایت اللہ صاحب "
۱۵۳۳	محمد صدیق صاحب "
۱۵۳۴	محمد رشید صاحب "
۱۵۳۵	بھاگن بی بی صاحبہ "
۱۵۳۶	مبارک علی صاحب گورداسپور
۱۵۳۷	حاکم دین صاحب "
۱۵۳۸	رحمت بی بی صاحبہ "
۱۵۳۹	شریفہ صاحبہ "
۱۵۴۰	محمد شفیع صاحب ہوشیارپور
۱۵۴۱	خیر الدین صاحب گورداسپور
۱۵۴۲	ابراہیم صاحب "
۱۵۴۳	محمد صدیق صاحب "
۱۵۴۴	محمد یوسف صاحب "
۱۵۴۵	جمال الدین صاحب "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے مخاطب تو لوگوں کو مفید اور اچھی باتیں کہتا رہا کر۔ کیونکہ جو ایماندار ہوگا۔ وہ ضرور تیری نصیحت سے فائدہ اٹھائے گا۔

رات کو جلد سونا اور سویرے جلد اٹھنا چاہیئے

احادیث کی ایک تمثیل سے ثابت ہے۔ کہ دجال کے زمانہ میں اس کا اثر اس قدر عام ہوگا۔ کہ مومن بھی اس سے متاثر ہو جائیں گے۔ چنانچہ واقعہ میں دجال کا اثر ایسا وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ کہ عام مسلمان کیا ہم احمدیوں کے گھروں تک بعض باتوں میں اس کا اثر پہونچ جاتا ہے۔ اور ایک نہیں۔ دو نہیں۔ متعدد باتوں میں ہم لوگ اس کے اثر سے متاثر ہو چکے ہیں۔ جن میں سے اس وقت صرف ایک بات احباب کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عشاء کی نماز کے بعد سوائے مجبوری کے بات چیت کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ اور مسلمانوں کا یہ دستور العمل قرار دیا ہے۔ کہ نماز عشاء پڑھی۔ اور فوراً سو گئے۔ اور یہی دستور العمل خود حضور اور حضور کی ازواج مطہرات اور حضور کے خاندان اور حضور کے صحابہ کا تھا ہاں دینی خدمات مثلاً تالیف و تصنیف کے لئے اگر کوئی شخص ساری رات بھی جاگ سکتا ہے۔ تو مناسب بلکہ انسب طریق اختیار کرنے والا ہوگا۔ لیکن یونہی ادھر ادھر کی گپ شپ میں عشاء کے بعد وقت گذارنا شریعت محمدیہ مصطفویہ میں یقیناً منع ہے۔ یہ تو سو جانے کا حال تھا اب جاگنے کا سوال ہے۔ اسلام نے صبح صادق کے وقت ہر مسلمان کا فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ اٹھے۔ اور فریضہ فجر ادا کرے۔ یہ تو فرض ہے۔ ورنہ صبح کاذب کے وقت اٹھ کر تہجد پڑھنے کی نہایت ترغیب و تحریص اسلام نے اپنے متبعین کو کی ہے۔ لیکن بہر حال صبح صادق کے وقت اٹھنا فرض عین قرار دیا گیا ہے۔ لیکن نہایت افسوس ہے۔ کہ انگریزوں کے زیر اثر انگریزی تعلیمیافتہ مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ کہ سردیاں ہوں۔ یا گرمیاں رات کے بارہ بجے سے پہلے نہیں سوتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ صبح کے آٹھ نو بجے سے پہلے اٹھ نہیں سکتے۔ کیونکہ واقعہ میں جو شخص دیر سے سوئے گا وہ لازماً دیر سے جاگے گا۔ آخر دماغ نے نیند تو پوری کرنی ہے۔ دجال کا یہ ایسا بد اثر ہے۔ کہ میں نے اپنی آنکھ سے بعض احمدی خاندانوں میں دیکھا ہے کہ وہ رات کو دیر تک جاگتے رہتے ہیں اور صبح کو دیر سے اٹھتے ہیں۔ اور گو بعض خاندانوں میں مرد صبح کی نماز کے لئے کسی نہ کسی طرح خود اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ مگر ان کی بیویاں اور بچے صبح کے بعد دیر تک سوتے رہتے ہیں۔ مگر یہ نہایت خطرناک اور سراسر دجالی عادت ہے۔ میں ایسے تمام اصحاب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ فوراً اس بدعادت کو اپنے خاندان۔ اور گھرانہ سے مٹا دیں۔ اور نماز عشا پڑھ کر فوراً سو جائیں۔ بچوں کو سلا دیں اور صبح صادق کے وقت سب بڑے اور چھوٹے جاگ اٹھیں اور فریضہ فجر ادا کرنے کے بعد تلاوت قرآن مجید کریں۔ بعد میں سیر کریں۔ ورزش کریں۔ ناشتہ کریں۔ غرض جو کام بھی کرنا چاہیں کریں۔ غرض شروع رات میں سو جائیں۔ اور شروع فجر میں جاگ اٹھیں یہی طریق خالص اسلامی ہے۔ میں نے چونکہ کسی کسی احمدی گھرانہ میں یہ نقص دیکھا ہے۔ اس لئے میں بڑے ادب مگر بڑی تاکید سے تمام دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور ایسی عادت ڈالیں۔ کہ غیروں میں یہ بات مشہور ہو جائے۔ کہ احمدی لوگ عشاء پڑھ کر فوراً سو جاتے ہیں۔ اور فجر کی اذان سے پہلے جاگ اٹھتے

ہیں۔ اور اس طرح آپ لوگ اسلامی تمدن کے نئے سرے سے قائم کرنے والے ہوں۔ اور حضور علیہ السلام کی مُردہ سنت کو زندہ کرنے والے زمرہ میں شریک ہوں۔ میں اس جگہ خصوصیت سے انگریزی تعلیم یافتہ احمدیوں کو مخاطب کرتا ہوں۔ کہ وہ اس دجالی زمانہ کی پیدا شدہ عادت کو اپنے اور اپنے بچوں سے یکسر دور کر دیں۔ بلکہ کوشش کریں۔ کہ دوسرے مسلمان بھی اس بد عادت سے محفوظ ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اسلامی تمدن۔ آداب رسوم۔ شریعتوں اور قانونوں کے رائج کرنے والے ہوں۔ اور دنیا میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق کو قائم کر کے ہم اگلے جہاں میں حضور سے حوض کوثر پر ملیں۔ تو عرض کر سکیں۔ کہ حضور ہم نے دنیا میں حتے الوسع حضور کی سنتوں پر عمل کیا۔ حضور کی رسوم کو پورا کیا۔ حضور کے قانونوں کو رائج کیا۔ اور حضور کے مقرر کردہ آداب کو جاری کیا۔ اس لئے اس وقت جبکہ حضور ہم پیاسے ہیں۔ حضور اپنے ہاتھ سے برف سے ٹھنڈا۔ دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا جام عنایت فرمائیں (البخاری) ؎

پلا ساقیا آب کوثر کا جام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

یہ سنکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں ایسا جام پلائیں۔ کہ جس کے بعد ہم کبھی پیاسے نہ ہوں۔ تو خدا کی قسم کیسا اچھا ہو۔ پس کیوں نہ ہم آج دنیا میں حضور کی سنت پر عمل کریں۔ تاکہ کل ہم حضور کے ہاتھ سے تمام کلفتوں کو دور کرنے والے جام کے مستحق ثابت ہوں۔ اور ہمارا انجام اچھا ہو جائے۔ آمین یارب العالمین ؛

خاکسار سید محمد اسحاق۔

جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء سے چند سوال

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اور ان کے رفقاء نے ۱۹۱۳ء میں یہ اعلان کیا تھا "ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی"!

(پیغام صلح ۱۶- اکتوبر ۱۹۱۳ء)

لیکن ۲۸- برس کے بعد آج مولوی صاحب ہی کے قلم سے یہ الفاظ نکل رہے ہیں "جماعت لاہور کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ بانی سلسلہ کا دعویٰ مجددیت کا تھا۔ اور ان کا اسی حد تک ماننا ضروری ہے جیسے پہلے مجددین کا"! (ٹریکٹ ہر ایک مسلمان کو ثالث بننے کی دعوت ۴ اپریل ۱۹۴۱ء)

مندرجہ بالا دونوں بیانات میں جو کھلا کھلا اور واضح تضاد ہے۔ وہ محتاج تشریح نہیں ایک معمولی سے معمولی عقل رکھنے والے انسان کے سامنے یہ دونو بیانات رکھ دیجئے۔ وہ یقیناً یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیگا۔ کہ جناب مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اپنے عقیدہ میں تبدیلی کر لی ہے۔ میں جناب مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کی خدمت میں مودبانہ التماس کروں گا۔ کہ وہ مندرجہ ذیل امور کا جواب عنایت فرمائیں :-

(۱) مندرجہ بالا بیانات میں جو اختلاف نظر آتا ہے کیا جناب مولوی صاحب اس کا اقرار کرتے ہیں یا انکار اگر انکار کرتے ہیں۔ تو کس دلیل کی بنا پر۔

(۲) اگر واقعی ان میں کوئی تضاد نہیں۔ تو کیا آپ امت اسلامیہ کے تمام مجددین کو اپنے زمانہ کا "نبی۔ رسول اور نجات دہندہ" ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اور یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ "دنیا کی نجات فلاں فلاں مجددین پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی"!

(۳) اگر ہر مجدد اپنے زمانہ کا "نبی۔ رسول اور نجات دہندہ" ہوتا ہے۔ تو کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں۔ کہ نجات کے لئے کلمہ طیبہ کا اقرار کافی نہیں فرمایئے! اس طرح کلمہ منسوخ تو نہیں ہوتا؟

(۴) اگر آپ یہ فرمائیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعوئے مہدویت اور مسیحیت کی وجہ سے دیگر مجددین سے ممتاز اور بلند ہیں۔ تو پھر فرمایئے آپکی اس تحریر کا کیا مطلب ہوا؟ "ان کا ماننا اسی حد تک

فضیلتِ اسلام

بنی نوع انسان کی روحانی ربوبیّت

اور

اسلام کا فیضانِ عمیم

اسلام کو دیگر مذاہب کے مقابلہ میں ایک نمایاں امتیاز یہ بھی حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی جسمانی ربوبیت کی طرح اس کی روحانی ربوبیت کو تمام انسانوں کے لئے مساوی قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اسلام خدا تعالےٰ کو رب العالمین کہتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کسی خاص قوم یا خاص ملک کا رب نہیں۔ بلکہ تمام جہان والوں کا رب ہے۔ اور اس کے دائرہ ربوبیت سے کوئی متنفس بھی باہر نہیں۔ اسی صفت کے ماتحت دنیا کی تمام اقوام کی ہدایت کے لئے مختلف اوقات میں اللہ تعالےٰ انبیاء مبعوث کرتا رہا۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وان من امۃٍ الا خلا فیھا نذیر یعنی کوئی قوم ایسی نہیں۔ جس میں ہماری طرف سے نذیر نہ آیا ہو۔ پھر فرماتا ہے ولقد بعثنا فی کل امۃٍ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (النحل ع ۵) یعنی ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے۔ اور ان کے ذریعہ لوگوں کو یہ تعلیم دی۔ کہ خدائے واحد کی عبادت کرو اور بتوں کی پرستش سے بچو۔ گویا اسلام یہ قرار دیتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ربوبیت صرف جسمانیات تک محدود نہیں بلکہ ارواح کی بھی ربوبیت کرتا ہے۔ جس طرح مادی سورج کی شعاعیں ایک عالم کو منور کرتی ہیں۔ اسی طرح روحانی سورج یعنی انبیاء کی شعاعیں دلوں کی تاریکیوں کو دور کرتی۔ اور ایمان کی روشنی پیدا کرتی ہیں مگر اسلام کے مقابلہ میں دیگر مذاہب اپنے اندر یہ خوبی نہیں رکھتے چنانچہ عیسائیت بنی اسرائیل کے سوا خدا تعالےٰ کے روحانی فیضان سے تمام دنیا کو محروم قرار دیتی ہے۔ اس طرح سناتن دھرم بدھ ازم اور زرتشتی مذاہب کے بانیوں اور پیشواؤں کو نعوذ باللہ جھوٹا کہنا پڑتا ہے۔ پس عیسائیت کی تعلیم اس بارہ میں نہایت ناقص ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی تعلیم دنیا میں کبھی امن قائم نہیں کرسکتی۔ اور نہ مختلف ممالک اور قومیں اور مذاہب متحد ہوکر باہم زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ کیونکہ اتحاد وہ ہوتا ہے جو دلوں میں ہو۔ اور جس کی بنیاد محبت پر ہو۔ مگر جب محبت کی بجائے منافرت کی تعلیم دی جائے۔ تو امن کس طرح قائم ہوسکتا ہے۔

اس کے بعد ویدک دھرم کو دیکھا جائے تو اس میں بھی ایشور کے کلام اور الہام کے لئے چار رشیوں کو مخصوص کیا گیا ہے۔ اور آریہ یہی کہتے ہیں کہ آریہ ورت ہی ہمیشہ سے ایشور کی رحمت کا قرارگاہ ہے۔ گویا ایشور نے باقی تمام اقوام اور ممالک سے اپنی نظرِ رحمت کو ہٹا لیا ہے۔ اور دنیا کا کوئی فرد اس سے ہمکلام نہیں ہوسکتا۔ خواہ وہ کتنی ہی ریاضتیں کرے۔ اور کتنی ہی عبادات بجالائے۔

ظاہر ہے کہ ویدک دھرم والوں کا یہ عقیدہ بھی خدا تعالےٰ کی ربوبیت کے صریح خلاف ہے۔ جب خدا نے جسمانی نعمتوں کی تقسیم میں کسی قوم سے بخل نہیں کیا۔ جب اس کا سورج ہر بادشاہ کے محل اور فقیر کے جھونپڑے پر یکساں چمکتا۔ اور اس کی بارش ہر سنگلاخ اور زرخیز زمین کو یکساں سیراب کرتی ہے۔ تو کس طرح ممکن ہے کہ وہ روحانی نعماء کی تقسیم میں بخل سے کام لے۔ وہ یا تو بنی اسرائیل کو مخصوص کرے۔ یا چار رشیوں اور آریہ ورت کے لوگوں کو۔ مگر اسلام ان تنگ نظری کی باتوں سے کلیۃً پاک ہے۔ چنانچہ اسلام تمام ہادیان مذاہب کو سچا سمجھتا اور خدا تعالےٰ کے فیضان کو تمام دنیا کے لئے وسیع قرار دیتا ہے وہ تمام بنی نوع انسان کو ایک سطح پر کھڑا کرتا ہے۔ اور سب میں رشتہ اخوت پیدا کرتا ہے۔ تاکہ دنیا میں امن و امان قائم ہو۔

اسلام نے قیام امن کے لئے کئی اور اصول بھی بیان کئے ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کسی کی قابلِ عزت چیز کو برا نہ کہو۔ خواہ تمہارے نزدیک عقیدۃً وہ بری ہو مثلاً بت پرستی اسلام میں سخت ناجائز اور بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن باوجود اس کے اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم۔ یعنی بتوں کو بھی برا بھلا مت کہو مبادا بت پرست تمہارے معبود اللہ کے متعلق برے الفاظ استعمال کرنے لگ جائیں۔ اسی طرح ایک اور اصل اسلام نے یہ پیش کیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضور عزت اور بڑائی نیکی اور تقوےٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ کسی بڑے خاندان یا بڑی قوم میں پیدا ہونا انسان کو معزز نہیں بنا سکتا۔ چنانچہ فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی خدا چونکہ رب العالمین ہے۔ اس لئے قومی یا خاندانی تخصیص کی بجائے ہر اس شخص کو وہ معزز قرار دے گا۔ جو نیکی اور تقوےٰ اختیار کرے گا۔

غرض ہر قوم میں اللہ تعالےٰ کے انبیاء کی آمد کا عقیدہ تمام اقوام کے مصلحین کے احترام کی تعلیم اور بڑائی کا انحصار تقوےٰ پر رکھنا یہ وہ زریں اصول ہیں جو اسلام کو باقی تمام مذاہب سے افضل ثابت کرتے ہیں۔ اگر ان اصول کو تمام دنیا تسلیم کرے۔ تو بہت سے جھگڑے مٹ سکتے ہیں۔ اور لوگ ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہوسکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان اصول کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے قلوب کا بعد روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ جو ایک افسوسناک امر ہے۔

احباب کرام ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء یاد رکھیں

تحریک جدید نے ستر ہزار روپیہ کی جو قسط ۳۱ مئی تک ادا کرنی ہے۔ اس کی ادائیگی کا وقت قریب آگیا ہے۔ بعض احباب اپنے ساتویں سال کی ادائیگی کے ساتھ آئندہ تین سال کی رقوم بھی ارسال کررہے ہیں۔ چنانچہ ملک امام دین گلاب دین صاحب کٹڑ بالوی ۱۳۲ آئندہ تین سال کے اور بابو محمد اسحاق صاحب سنوری ۳۰ روپے بارہ آنے آئندہ تین سال کے بھیج رہے ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۱۱۰ سال ہشتم کے داخل فرماچکے ہیں۔ اس سلسلہ میں بابو سردار خانصاحب نئی دہلی نے لکھا ہے۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے مجھے خوشی اور مسرت ہے۔ کہ میں نے دس سال کا چندہ تحریک جدید پورا داخل کردیا۔ چنانچہ میں نے آئندہ تین سال کا چندہ ۵۵ روپے مقامی سیکرٹری مال کو دے دیا ہے۔

مکرمی حاجی بقاء اللہ صاحب بھوپال سے لکھتے ہیں۔ میرا وعدہ نصف مئی میں اور نصف ماہ اکتوبر میں ادا کرنے کا تھا۔ لیکن یہ معلوم کرکے کہ سلسلہ کی جائداد کی قسط مئی میں ادا ہونا ضروری ہے اور کہ اس غرض کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے کل رقم ۵۰ کا انتظام کرکے بھیج رہا ہوں۔

یہ اعلان ہوچکا ہے کہ تحریک جدید نے مئی میں قسط ادا کرنی ہے۔ جن جماعتوں کے کارکن اپنے احباب سے چندہ تحریک جدید وصول کرکے داخل کریں گے۔ اور ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء تک کم سے کم اپنی جماعت کے وعدہ کی نسبت سے ۷۰ فی صدی داخل کریں گے۔ ان کے نام حضرت کے حضور ۳۱ مئی کے بعد دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ اور جو کارکن اپنے وعدے ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورا کریں گے۔ ان کے نام بھی حضور کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پھر یہ فہرست شائع کردی جائے گی۔ پس ہر وعدہ کرنے والا اپنی طرف سے پوری کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ مئی کی شام تک سو فی صدی مرکز میں داخل ہوجائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین غیر احمدیوں کے پیچھے کیوں نماز نہیں پڑھتے

غیر مبایعین کہنے کو تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ مگر ان کا عمل اس کے بالکل خلاف ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کا یہ اعتقاد کہ کوئی کلمہ گو کافر نہیں۔ محض غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ وہ غیر احمدیوں کے پیچھے کھلم کھلا نمازیں نہیں پڑھتے۔ حال ہی میں اخبار "پیغام صلح" (۳۰ اپریل) میں "دہلی کے جلسہ سالانہ کی رپورٹ" میں ایک غیر مبائع مبلغ کی تقریر کا جو "ردّ تکفیر اہل اسلام" پر تھی ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"تقریر کے خاتمہ پر ایک صاحب نے یہ سوال کیا کہ جب آپ لوگ تمام اہل قبلہ کو مسلمان جانتے ہیں۔ تو پھر آپ لوگ ہم لوگوں کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ اس کے جواب میں ان کو بتا دیا گیا۔ کہ اگر آپ لوگ فتوے کفر کو واپس لے لیں تو ہم لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ہم لوگ تو قادیانیوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے حالانکہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے والے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ لوگ تکفیر اہل اسلام کے مجرم ہیں۔ پس ہمارا نماز کبھی ایسے شخص کے پیچھے نہ پڑھنا جو تکفیر اہل اسلام کا مجرم ہے۔ اس لئے ہے کہ یہ تکفیر کا مرض دور ہو۔ ورنہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے۔ ہمارے نزدیک ہر وہ شخص جو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا قائل ہے۔ اور آنحضرت صلعم کو آخری نبی۔ اور قرآن مجید کو آخری کتاب شریعت مانتا ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ کسی مجددؑ کو نہ ماننا کفر نہیں بلکہ سخت گناہ ہے۔"

اس میں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے متعلق یہ شرط پیش کی گئی ہے کہ "اگر آپ لوگ فتوٰی کفر کو واپس لے لیں۔ تو ہم لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔"

گویا تمام دنیا کے غیر احمدیوں کے پیچھے غیر مبائع اس وقت تک نماز پڑھنے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک وہ فتوے کفر واپس نہ لے لیں۔ خواہ انہوں نے کفر کا فتوٰی لگایا ہو یا نہ۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس فتوٰی کے مصداق قرار دیتے ہوں یا نہ۔ مگر غیر مبایعین کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب کا مذہب کچھ اور ہے۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں۔ "نماز کی علیحدگی کا فتوے درحقیقت صرف مکفرین و مکذبین کے لئے ہے۔"

(رسالہ ردّ تکفیر اہل قبلہ ص۱۳)

اسی طرح مولوی محمد علی صاحب نے سید حبیب صاحب کو ایک چٹھی میں لکھا:

"صرف ایک لاہور نہیں۔ پنجاب کے ہر بڑے شہر میں آپ میرے ساتھ چلیں اور میں اسی طرح اپنی جماعت کے ساتھ غیر مکفر کے پیچھے نماز پڑھنے کا عملی ثبوت دینے کے لئے تیار ہوں۔"

گویا کہا تو یہ جاتا ہے۔ کہ ہم غیر مکفر کے پیچھے ہر جگہ نماز پڑھنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جب کوئی ایسا موقعہ پیش آتا ہے۔ جیسا کہ دہلی میں پیش آیا۔ تو یہ عذر گھڑ لیا جاتا ہے۔ کہ جب تک فتوٰی کفر واپس نہ لیں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ حالانکہ وہ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا فتوٰی کفر سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ "ہم لوگ تو قادیانیوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے۔ حالانکہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے والے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ لوگ تکفیر اہل اسلام کے مجرم ہیں۔"

(پیغام صلح ۳۰ اپریل)

گویا جماعت احمدیہ منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چونکہ کافر سمجھتی ہے۔ جو غیر مبایعین کے نزدیک مومن ہیں۔ اس لئے تمام "قادیانی" تکفیر اہل اسلام کے مجرم ہونے کی وجہ سے اس قابل نہیں۔ کہ غیر مبایعین ان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ لیکن اگر یہ وجہ تمام قادیانیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی معقول ہو سکتی ہے تو جناب مولوی محمد علی صاحب فرمائیں کہ انہوں نے جو یہ لکھا تھا کہ "میں پنجاب کے ہر بڑے شہر میں...... اپنی جماعت کے ساتھ غیر مکفر کے پیچھے نماز پڑھنے کا عملی ثبوت دینے کے لئے تیار ہوں۔" وہ کون سے لوگ ہیں جو تکفیر اہل اسلام کے مجرم نہیں۔ یعنے وہ ان لوگوں میں سے کسی کو کافر نہیں قرار دیتے۔ جنہیں مولوی محمد علی صاحب مسلمان سمجھتے ہیں۔

ممکن ہے۔ جناب مولوی صاحب اس کا کوئی جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس لئے انہیں یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ وہ حال ہی میں ایک موقعہ پر یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کے اندر کوئی ایسا حصہ موجود نہیں ہے جو "تکفیر اہلِ اسلام کا مجرم" نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"میں ان عالمگیر اخوت اسلامی کے دعوے داروں سے پوچھتا ہوں۔ کہ تم نے کونسی عالمگیر اخوت اسلامی کو باقی رہنے دیا۔ کہاں ہیں وہ عالمگیر اخوت اسلامی دنیا کے کس کونے میں ہے؟ تم نے تو ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگائے۔ اور خود عالمگیر اخوت اسلامی کو پاش پاش کر دیا تم نے مومنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے۔ ساری قوم کے اندر کوئی حصہ ایسا نہیں۔ جو یہ کہہ سکے کہ میں دوسری کسی جماعت کے نزدیک کافر نہیں۔"

"تمام مسلمان بھی اختلاف رائے کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور بات بات پر کفر کے فتوے لگا دیتے ہیں۔"

(پیغام صلح ۲۷ مارچ ۱۹۴۱ء)

اب بات بالکل صاف ہے۔ کہ جب غیر مبایعین جماعت احمدیہ قادیان کے کسی فرد کے پیچھے اس لئے نماز نہیں پڑھتے کہ وہ تکفیر اہل اسلام کا مجرم ہے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک تمام مسلمانوں میں آج کوئی ایسا حصہ نہیں۔ جو اس جرم سے بری ہو۔ تو پھر وہ کون لوگ ہیں جو پنجاب کے ہر بڑے شہر میں رہتے ہیں۔ اور جن کے پیچھے غیر مبایعین کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا عملی ثبوت دے سکتے ہیں

دراصل مولوی محمد علی صاحب کا یہ اعلان محض دفع الوقتی کے لئے تھا۔ ورنہ درحقیقت ان کا طرز عمل بھی یہی ہے کہ کسی غیر احمدی کے پیچھے کھلم کھلا نماز نہ پڑھیں۔

مولوی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ بھیروچی

مولوی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کا تقوٰے و طہارت و اخلاق قابل تعریف تھے۔ بڑے خدمت گذار تھے۔ لین دین میں ہمیشہ دیانت داری کو مدنظر رکھتے۔ بدیں وجہ اکثر لوگ آپ کے پاس امانتیں جمع کیا کرتے تھے۔ ادائیگی امانت بموجب وعدہ فی الفور کیا کرتے تھے۔ آپ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کی مالی حالت ہمیشہ اچھی رہی۔ آپ کا ایک نوجوان لڑکا جس نے ہجرت کر کے قادیان میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ اور جس کا نام عبد الحق تھا کچھ عرصہ ہوا فوت ہو گیا اس صدمہ نے آپ کی طبیعت کو کمزور کر دیا۔ آپ بھی قادیان ہجرت کر گئے تھے کہ یکم مارچ ۱۹۴۱ء کو علیل ہوئے۔ اور ۵ مارچ کو فوت ہو گئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللّٰہ تعالےٰ نے پڑھا۔ اور آپ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

خاکسار: سلطان علی سیکرٹری انجمن احمدیہ بھیروچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوڈان کے حالات

میں جن حالات میں سمندر پار سوڈان گیا تھا ان کو مدنظر رکھتے ہوئے میری واپسی اور ذاتی علاقہ کی واپسی کے سامان فراہم ہو جاتا بظاہر حالات ممکن نہ تھا۔ لیکن فٹ بال میچ کھیلتے ہوئے میرے بائیں ہاتھ کی کلائی پر ایسی سخت چوٹ لگی۔ اور ایسا سخت فریکچر ہو گیا کہ مجھے علاج کے لئے ہندوستان بھیج دیا گیا۔ اور اس طرح مجھے موقع مل گیا کہ ان اصحاب کی واقفیت کے لئے جن کے عزیز واقارب میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں اپنے مشاہدہ اور ذاتی تجربہ کی بنا پر بعض امور کا ذکر کروں اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ کوئی جنگ کشت وخون اور متحارب اقوام کے مالی اور جانی نقصان کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ ہمارے ملک کے غیر فوجی طبقہ میں جنگ کے حوادث کے متعلق بے جا طور پر غلط اور مبالغہ آمیز اثر پایا جاتا ہے۔ جس کی بڑی وجہ حقیقت حال سے ناواقف اور نااہل لوگوں کا پراپیگنڈا ہے۔ یہ لوگ غلط افواہیں اڑانا اور جھوٹی خبریں پھیلانا ایک مشغلہ سمجھتے ہیں۔ ایسے مجرم طبقہ کا وجود ملک میں انفرادی اور قومی لحاظ سے نہایت درجہ خطرناک ہے۔

میرا مشاہدہ ہے کہ جہازوں۔ بری نقل وحرکت کے دوران میں حتیٰ کہ جنگ میں بھی سپاہیوں اور دوسرے لوگوں کے بچاؤ۔ خوراک۔ لباس۔ اور صحت کا حفظ ما تقدم درخاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے۔ مریضوں اور زخمیوں کے لئے طبی امداد اور ہسپتالوں کا معقول انتظام ہوتا ہے۔ الغرض حکومت کی طرف سے شدید جنگی حالات میں بھی سپاہیوں اور دیگر ملازمین کو ہر ممکن آسائش بہم پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور میدان جنگ کے مصائب اور صعوبتوں کا جو بھیانک منظر عامۃ الناس کے دلوں میں جاگزین ہے وہ واقعات صحیحہ سے بہت متجاوز ہے۔ پس احباب جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت دعاؤں میں مصروف رہیں۔ اور مطمئن رہیں کہ ہمارے وہ بھائی جو موجودہ جنگ کے سلسلہ میں کسی نہ کسی حیثیت سے سمندر پار گئے ہوئے ہیں۔ ایسی تکلیفوں میں مبتلا نہیں جیسا کہ بعض منفی لوگوں کی قیاس آرائیوں سے پایا جاتا ہے۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ فیلڈ سروس ایک قسم کی کیمپ لائف ہے جو انسان کو چست اور مستعد بناتی ہے۔

سوڈان ڈیفنس فورس کی افواج نے ہندوستانی سپاہیوں کے ساتھ قابل قدر تعاون کیا اور ایبے سینیا اور اریٹریا کی مہمات میں بقدر ضرورت سوڈانی سپاہی ہندوستانیوں کے پہلو بہ پہلو کام کرتے رہے اور بعض مواقع پر بہت مفید ثابت ہوئے ہیں مذکورہ بالا ممالک میں اطالوی افواج کے مقابلہ پر ہندوستانی سپاہیوں کی ہمتیں اور حوصلے بہت بلند تھے جس کے سپاہی ہندوستانیوں کی فنون جنگ میں فوقیت جرأت اور دلیری سے بہت مرعوب اور ہراساں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی افواج نے ایبے سینیا اور اریٹریا میں غیر معمولی سرعت سے کامیابی حاصل کی اور اپنے کم از کم نقصان سے دشمن کو پسپا کر دیا۔

اس کے بعد سوڈان کے طبعی حالات اور باشندوں کی نسبت مختصراً عرض کیا جاتا ہے۔ بوجہ شدید گرم آب وہوا اس ملک کے لوگ اکثر سیاہ فام ہیں۔ بجز ان لوگوں کے جن کے خاندانی تعلقات اہل مصر وغیرہ سے ہیں۔ زمین خشک اور ریتلی ہے۔ گاڑی میں کچھ دیر سفر کرنے کے بعد مسافر کا جسم مٹی سے ملبس ہو جاتا ہے۔ اشیائے خوردنی کا حصول مقامی طور پر مشکل ہے اناج پھل اور سبزیوں کی قلت ہے۔ البتہ کھجور سستی اور سہل الحصول ہے دیہاتی باشندے اکثر اونٹ پالتے ہیں اور بھیڑ بکریاں چرا کر گذارہ کرتے ہیں ملک میں نیل۔ اتبارہ۔ اور سیتارہ تین بڑے بڑے دریا ہیں جن کے سواحل پر آباد لوگ تھوڑی بہت کاشتکاری کرتے ہیں۔ بوجہ محنت باشندے کاہل ہیں ورنہ کاشتکاری اور آبپاشی کے کام میں بہت کچھ اصلاح ہو سکتی ہے۔ اکثر طبقہ عربی بولنے والوں کا ہے۔ سرکاری ملازمین کے علاوہ بعض لوگ مصری اور یہودی تاجروں کے کاروبار میں ملازم ہیں۔ سوڈان کے بعض شہروں میں کاٹھیاواڑ گجرات کے ہندو دکاندار بھی پائے جاتے ہیں

ایک مذہبی انسان ہونے کے لحاظ سے اور ایسے علاقہ میں ہونے کی وجہ سے جس کے قرب میں اسلام کا ابتداء ہوا مجھے سوڈان کے لوگوں کے معاشرتی اور دینی کوائف معلوم کرنے کا شوق تھا۔ اس لئے جب کبھی حالات اور اوقات مساعدت کرتے میں لوگوں کی بستی میں چلا جاتا اور ان کی زندگی کے ہر پہلو کو اپنے لئے درس عبرت پاتا۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن طبیعت بہت پریشان ہوئی اور خدا تعالیٰ سے التجا کی کہ اے مالک ارض وسما یہاں میں تیرے مسیح کا اکیلا نام لیوا اور دور افتادہ پردیسی ہوں۔ کیا میں عید کی نماز سے محروم رہوں گا۔ یہی جذبات دل میں لئے ہوئے مکان سے دفتر کو چل دیا کہ اپنے محکمہ کے چار سپاہی آ ملے۔ اور باوجودیکہ انہیں میرے احمدی ہونے کا علم تھا مجھ سے خواہش کی کہ ہمیں آپ عید کی نماز پڑھائیں۔ چنانچہ القضارف کے مقام پر عیدین کی نمازیں میں نے خود پڑھائیں اور ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے ۲۵-۳۰ آدمی نماز پڑھنے کے لئے بھیج دیئے۔

ایبے سینیا اور سوڈان کی درمیانی حدود پر عیسائی مشنریوں کا کافی اثر ہے اور اس علاقہ میں کئی سوڈانی عیسائی ہو چکے ہیں۔ مسلمان کہلانے والے سوڈانیوں کی نہ صرف دنیوی زندگی گری گذری ہے۔ بلکہ دینی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ اخلاقی حالت قریباً ویسی ہی ہے جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل اعراب کی تھی۔ باوجود انتہائی غربت کے "بیئر" پیتے ہیں اور شام کے وقت "سودانی بیرا کثیر لذیذ" کہتے ہوئے سڑکوں پر مٹکتے ہیں۔ شعائر دین سے نابلد۔ اصول اسلام سے غافل۔ اسوۂ رسول سے عاری۔ الغرض ایک بہیمانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ البتہ "اسلام" اور "محمد رسول اللہ" کے نام سے انہیں بہت الفت ہے۔ پوچھو۔ انت مسلم؟ تو مصافحہ کرتے ہوئے ہاتھ سینہ سے لگا کر کہیں گے "الحمد للہ انا مسلم وکل رجل ھذا القریۃ مسلم" مگر عمل دیکھو تو دل پکار اٹھتا ہے کہ کاش یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر کے از سر نو حقیقی اسلام سے بہرہ اندوز ہوں۔

(خاکسار:- میرزا احمد حسین احمدی قادیان)

سیر روحانی کے متعلق ضروری اعلان

اس سے پہلے بھی اعلان کیا گیا تھا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جلسہ سالانہ ۳۹ء "سیر روحانی" کے متعلق جو دوست باہر سے دفتر میں یا براہ راست قیمت ارسال فرما دیں وہ خرچ ڈاک بھی ارسال فرما دیں تب آرڈر کی تعمیل کی جا سکے گی لیکن بعض دوست صرف قیمت کتاب ارسال کر دیتے اور خرچ ڈاک ارسال نہیں فرماتے۔ لہٰذا دوستوں کی آگاہی کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ غیر مجلد کتاب کی قیمت سات آنہ اور خرچ ڈاک ۲ / اور مجلد کتاب کی قیمت ۱۰ / خرچ ڈاک ۳ / ہے (انچارج تحریک جدید قادیان)

دار الصناعت میں داخلہ

دار الصناعت میں بوٹ سازی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ احباب ایسے بچوں کو جو کام سیکھنا چاہیں یہاں بھیج دیں۔ ۱۲ سال سے [illegible] (ناظر تجارت تحریک جدید قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داروں کو تاریخ اعلان سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک کیلئے منظور کیا جاتا ہے۔ سابقہ عہدیداروں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے فرائض کا چارج معہ مکمل ریکارڈ جو ان کی تحویل میں ہے نئے منظور شدہ عہدہ داروں کو دے دیں۔

(فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ)

۱۔ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

جنرل سیکرٹری — مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ
جائنٹ سیکرٹری — شیخ مظفر الدین صاحب پشاور
سیکرٹری مال، امین — میاں شمس الدین صاحب پشاور
سیکرٹری تبلیغ — مولوی عبدالکریم صاحب پشاور
سیکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی محمد الطاف صاحب مردان
سیکرٹری وصایا — عبدالمجید خانصاحب پشاور
سیکرٹری امور عامہ — خان محمد اکرم خانصاحب چارسادہ
سیکرٹری امور خارجہ — شیخ مظفر الدین صاحب پشاور
سیکرٹری تالیف و تصنیف، سیکرٹری جائداد — قاضی محمد یوسف صاحب پشاور
سیکرٹری ضیافت — حکیم مرغوب اللہ صاحب پشاور
آڈیٹر — محمد خواص خانصاحب پشاور

۲۔ چٹاگانگ

پریذیڈنٹ — میر رفیق علی صاحب
سیکرٹری — میاں غلام احمد خانصاحب

۳۔ ڈلہوزی

پریذیڈنٹ، سیکرٹری — بابو عنایت الٰہی صاحب پوسٹماسٹر

۴۔ خلیل مرکز اچینی پایاں

پریذیڈنٹ — ملک چراغ شاہ صاحب
جنرل سکرٹری، سکرٹری امور عامہ، ” امور خارجہ، ” وصایا، ” جائداد — محمد خورشید صاحب بی۔ اے
” تبلیغ — مولوی مقبول شاہ صاحب
” تعلیم و تربیت، ” تالیف و تصنیف — مولوی مقبول شاہ صاحب
” مال، امین — میمون شاہ صاحب
سکرٹری ضیافت — [illegible] ار حسین صاحب

نوٹ:۔ خط و کتابت بنام محمد خورشید صاحب عدالت سشن جج پشاور

۵۔ سید والہ

سکرٹری مال — میاں احمد دین صاحب

سیکرٹری تبلیغ — میاں شیر محمد صاحب حکیم
” تعلیم تربیت — ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
” امور عامہ — میاں غلام محمد صاحب زرگر
” تحریک جدید، امین — میاں محمد یوسف صاحب

۶۔ دارالسلام (ایسٹ افریقہ)

پریذیڈنٹ — ڈاکٹر احمد الدین صاحب
سیکرٹری مال، ” وصایا، ” مال تحریک جدید — بابو فضل کریم صاحب
” تعلیم و تربیت، ” امور عامہ، ” امور خارجہ — بابو عبدالکریم صاحب بٹ
” خدام الاحمدیہ — عطاء الرحمٰن صاحب ڈار
” تبلیغ — بابو عبدالرحیم صاحب بٹ

۷۔ چھینہ بیٹ

پریذیڈنٹ — چوہدری سردار محمد صاحب سکنہ نڈالہ
سکرٹری تبلیغ، ” تعلیم تربیت — چوہدری حسن محمد صاحب سکنہ چھینہ بیٹ
” مال — چوہدری عنایت اللہ صاحب

محمود آباد (سندھ)

پریذیڈنٹ — چوہدری سعید محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ — محمد صدیق صاحب

۹۔ کپور تھلہ

پریذیڈنٹ — خان صاحب میاں عبدالمجید خان صاحب
جنرل سیکرٹری — شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ
سکرٹری تعلیم تربیت، ” امور عامہ، ” تحریک جدید — شیخ عبدالرحمٰن صاحب نائب صدر قانونگو
محاسب، خزانچی — میاں مسعود احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ — میاں عبدالرب صاحب
سکرٹری ضیافت — میاں رحمت اللہ خان صاحب

۱۰۔ پٹی

پریذیڈنٹ — چوہدری محمد حیات خانصاحب
جنرل سیکرٹری — ڈاکٹر مرزا اجمیل بیگ صاحب
سیکرٹری تبلیغ — مرزا سعید احمد بیگ صاحب
سکرٹری مال — چوہدری محمد حیات خان صاحب
نائب سیکرٹری مال — مولوی احمد الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی احمد الدین صاحب

(باقی)

”الفضل“ کے خطبہ نمبر کی خصوصیات

”الفضل“ کا ہفتہ وار ایڈیشن جس کے ذریعہ جلد سے جلد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ احباب تک پہنچایا جاتا ہے۔ اب حسب ذیل خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔

۱۔ حجم آٹھ صفحہ کی بجائے بارہ صفحہ کر دیا گیا ہے۔ (۲) جماعت احمدیہ کے متعلق ہفتہ بھر کی خبریں اور ضروری حالات یکجائی طور پر شائع کئے جاتے ہیں۔ (۳) ”ہفتۂ جنگ“ کے عنوان کے تحت ہفتہ بھر کے جنگی حالات پر تبصرہ کیا جاتا ہے۔ (۴) جس ہفتہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ میسر نہ آئے۔ اس ہفتہ خطبہ کیلئے حضور کے مقرر فرمودہ کسی اور بزرگ کا خطبہ جمعہ یا دیگر اہم مضامین درج کئے جاتے ہیں۔

جو احباب روزانہ الفضل کے خریدار نہیں۔ انہیں خطبہ نمبر ضرور خریدنا چاہئے جبکہ اس کی سالانہ قیمت بہت ہی کم یعنی اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔

آفاتِ گرما

موسم گرما کے آغاز ہی سے ضعف جگر بھس۔ کمی خون۔ دل کی دھڑکن۔ ورم ہاتھ و پاؤں۔ جلن سینہ۔ استسقاء۔ ورم طحال۔ گاہے شدید قبض۔ گاہے دست وغیرہ بے شمار امراض ماہ نومبر تک بلائے بے درماں کی مانند گلے کا ہار رہتی ہیں سیونیصدی مجرب دوا **تریاق معدہ و جگر** نیم جان مریضوں کیلئے پیام حیات ہے۔ تین ہفتہ کی دوا قیمت تین روپے۔

مطب شعوری عمر الا ڈاکخانہ بھاگو والا ضلع گورداسپور (پنجاب)

ضرورت رشتہ

ایک قریشی خاندان کی لڑکی عمر ۱۸ سال خوش شکل و سیرت خواندہ امور خانہ داری سے واقف کے لئے ایک مخلص احمدی برسر روزگار لڑکے کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ع۔ ق۔ معرفت ظفر انگلش اسٹر مڈل سکول بڈھا گورایہ براستہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۷ مئی۔ انگریزی ہوائی جہاز آج شمال مغربی جرمنی پر اڑے اور انہوں نے بڑے زور کے حملے کئے حملوں کا زیادہ تر زور جرمنی کی مشہور بندرگاہ ہیمبرگ پر رہا۔ اسی طرح دن کے وقت جرمنی کے ایک آٹھ ہزار ٹن کے سامان لے جانے والے جہاز کو ڈبو دیا گیا دوسرے پر بم لگے تو وہ پانی میں بیٹھنے لگا۔ تیسرے کو آگ لگ گئی۔

لنڈن ۷ مئی۔ کل رات برطانیہ پر دشمن نے جو ہوائی حملے کئے ان میں انگریزی شکاری جہازوں نے ۹ جرمن جہاز گرا لئے۔ آج صبح انہوں نے چار اور جرمن جہازوں کا صفایا کر دیا مئی کی پہلی چھ راتوں میں کم سے کم پچاس جرمن جہاز ٹھکانے لگائے جا چکے ہیں ان میں سے ۳۵ جہازوں کا صفایا انگریزی شکاری جہازوں نے کیا۔

لنڈن ۷ مئی۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ آج رات برطانیہ پر دور دور تک دشمن نے ہوائی حملے کئے اور بموں سے کافی نقصان پہنچا۔ مرسی سائیڈ پر بھی حملہ ہوا اور تھوڑا بہت جانی اور مالی نقصان ہوا۔ شمال مشرقی انگلستان میں بھی کہیں کہیں بم گرے مگر کسی جگہ زیادہ نقصان نہیں ہوا

لنڈن ۷ مئی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کے وزیر جنگ نے کل رات ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں کہا کہ جو جہاز سامان لے کر امریکہ سے برطانیہ جائیں ان کے ساتھ یونائیٹڈ سٹیٹس کو ابھی سے جنگی جہاز بھیجنے چاہئیں۔ اخبارات نے بھی وزیر جنگ کی اس تقریر کی حمایت کی ہے۔ "نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون" لکھتا ہے کہ اگلے دو تین ہفتے امریکہ کی تاریخ میں نہایت نازک ہونگے۔ اب چونکہ حالات امریکہ کے حق میں ہیں اس لئے ہمیں فوراً ہٹلر سے دو دو ہاتھ کر لینے چاہئیں "نیویارک ٹائمز" لکھتا ہے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس کو وہ غلطی نہیں کرنی چاہیئے جو دوسری جمہوریتوں نے کی اور اسے ابھی سے فکر کرنا چاہیئے اگر برطانیہ ہار گیا تو امریکہ جنگ سے علیحدہ نہیں رہ سکیگا

لنڈن ۷ مئی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں اقتصادی صنعتی اور مالی امور کے متعلق غور کرنے کے لئے کچھ بورڈ بنائے جانے والے ہیں۔ یہ بورڈ اس امر کی بھی نگرانی کریں گے۔ کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے سامان جنگ تیار کرنے والے کارخانوں کو ترقی دینے کا جو پروگرام تیار کیا ہے اس پر پوری طرح عمل ہو رہا ہے یا نہیں خیال کیا جاتا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ اس بارہ میں جلد ایک اہم اعلان کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۷ مئی۔ عراق میں حبانیہ کی حالت سدھر گئی ہے چنانچہ آج صبح قاہرہ سے اعلان کیا گیا کہ حبانیہ کے انگریزی اڈہ کے آس پاس جنگ کی حالت بہت کچھ روبہ اصلاح ہے اور رشید علی کی فوجوں نے جو مورچے قائم کر رکھے تھے انہیں وہ خالی کر چکی ہیں ایک پہاڑی پر بھی انہوں نے مورچہ بنایا ہوا تھا۔ مگر اب اسے بھی خالی کر دیا گیا ہے عراقی فوجیں تیل کے نلوں کی لائن پر ایک چوکی پر قبضہ کئے ہوئے تھیں۔ جب انگریزی فوجی دستے گشت کرتے ہوئے وہاں پہنچے تو عراقی فوجوں نے سفید جھنڈے لہرا دیئے جس کا مطلب یہ تھا کہ ہم صلح کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ اس چوکی پر بھی انگریزی فوجوں نے قبضہ کر لیا،

کراچی ۷ مئی۔ کچھ امریکن جو بحرین میں تھے آج کراچی پہنچے انہوں نے بتایا کہ بصرہ کے ارد گرد کے لوگ برطانیہ کے حامی ہیں۔ جھگڑا صرف بغداد میں پیدا ہوا تھا۔

لنڈن ۷ مئی۔ انگریزی جہاز بن غازی پر خاص طور پر حملے کر رہے ہیں۔ یہ بندرگاہ دشمن کے لئے بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے اس بندرگاہ میں دشمن کے کئی جہاز پہلے بھی ڈبوئے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۷ مئی۔ شمالی افریقہ میں مصر کی سرحد پر برطانی فوجیں اپنے مورچے خوب مضبوط بنا رہی ہیں۔ اور دشمن کو مزید کمک

نئی دہلی ۷ مئی۔ گورنر مدراس کے فنڈ سے آج مزید چار لاکھ روپیہ برطانیہ کی ہوائی وزارت کو بھیجا گیا اسی طرح یوپی کے لڑائی فنڈ سے دس ہزار روپیہ یونانیوں کی امداد کے لئے ہندوستان کے یونانی قونصل جنرل کو بھیجا گیا۔ اس کے جواب میں یونانی قونصل جنرل نے ہندوستانیوں کا شکریہ ادا کیا ہے اور لکھا ہے کہ یونان کی عارضی شکست سے گو آزادی کی سپرٹ کو کسی قدر نقصان پہنچا ہے مگر مجھے یقین ہے کہ یہ سپرٹ پھر ظاہر ہو کر رہے گی۔

لنڈن ۶ مئی۔ ڈیلی میل کے نامہ نگار مقیم استنبول نے اطلاع دی ہے کہ جرمنی ترکوں کے خلاف زبردست ڈپلومیٹک مہم شروع کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے اور ترکی میں دھڑا دھڑ ففتھ کالم پہنچ رہا ہے۔ ان میں سے اکثر وارسا۔ بخارسٹ اور صوفیہ سے آئے ہیں۔

لنڈن ۶ مئی۔ نیروبی سے اطلاع ملی ہے کہ ابی سینیا کے بادشاہ ہیلی سلاسی کل بعد دوپہر فاتحانہ تزک و احتشام کے ساتھ عدیس ابابا میں داخل ہو گئے۔ جنرل کننگھم اور بادشاہ کے دو لڑکوں نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا شہر میں شادیانے بجائے گئے۔

واشنگٹن ۶ مئی۔ مسز روزویلٹ کا بیان ہے کہ انہیں ہر ہفتہ بیسیوں تہدید آمیز خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ایک خط میں قتل کی دھمکی بھی دی گئی ہے اس کے نتیجہ کے طور پر پولیس کا حفاظتی پہرہ مضبوط کر دیا گیا ہے اور وائٹ ہاؤس کی مسلح گارد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۶ مئی۔ مصری گورنمنٹ نے کل برٹش گورنمنٹ کو پیشکش کی تھی کہ وہ عراق اور برطانیہ میں سمجھوتہ کرانے کے لئے ثالث بننے کو تیار ہے۔ مگر برٹش گورنمنٹ نے یہ تجویز نامنظور کر دی ہے۔

لنڈن ۶ مئی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران عراق کی صورت حالات کا پوری طرح جائزہ لے رہی ہے ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ ایرانی فوجیں عراق کی سرحدوں پر جمع ہو رہی ہیں۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ ترکی اور ایران کی سرحد کو محفوظ کرنے کے لئے قلعہ بندیاں شروع ہو گئی ہیں۔

کلکتہ ۶ مئی۔ لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ عنقریب وہاں سے ایک پارلیمنٹری مشن ہندوستان آئے گا جو اس ملک میں مسٹر ایمری کے دورہ کے لئے رستہ صاف کرے گا۔

نئی دہلی ۷ مئی۔ سر فریڈرک جیمز نے سنٹرل اسمبلی کے بعض ممبروں کے ساتھ ہندوستان کا دورہ کیا تھا۔ آج انہوں نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت ہندوستان میں ایک بہت بڑی قومی فوج تیار ہو رہی ہے اور عنقریب بہت بڑی ہوائی فوج بھی تیار کی جائے گی۔

لنڈن ۷ مئی۔ امریکن ریڈ کراس کے ہیڈ کوارٹر سے ایک اہم اعلان ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ سے ۲۶۹ جہاز سامان جنگ لے کر برطانیہ گئے تھے جن میں سے صرف ۱۱ جہاز ڈوبے۔ امریکہ کی رائے عامہ اس طرف ہے کہ آئندہ جو جہاز سامان جنگ لے کر جائیں ان کے ساتھ حفاظت کے لئے جنگی جہاز بھی ہونے چاہئیں۔

کانپور ۷ مئی۔ کانپور کی حالت سدھر گئی ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جو آرڈر دیئے تھے وہ واپس لے لئے ہیں۔ کرفیو آرڈر بھی ہٹا لیا گیا ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah